# عہد نبوی ﷺ کے تناظر میں خواتین کی تفریحی سرگرمیاں: ایک تحقیقی جائزہ

# ENTERTAINMENT ACTIVITIES OF WOMEN IN THE CONTEXT OF THE PROPHETIC ERA: A RESEARCH REVIEW

محمد عفان الحق*

ڈاکٹر محمد نصیر**

**ABSTRACT**

The concept of entertainment is found in every time and in every nation, but every nation has been arranging it considering its own civilization. The entertainment opportunities mentioned in Islam include personal opportunities, national and national level opportunities, and regional level happiness and legitimate success opportunities that are within the bounds of Shariah. If we look at the Prophet's time, we find many examples of the companions (Shaba-e-Karam) involving in various activites of entertainment. They used to engage in interesting activities related to their gender. Such as adornment, story telling, riding, racing or playing with toys. This shows that not only is sports, liveliness, cheerfulness and entertainment allowed within Islamic morals, but sometimes a few useful sports are encouraged.

**KEYWORDS:** Islam, games, sports, women, adornment, riding, racing

## تمہید

انسانی زندگی ہر دور میں کئی پہلو پر محیط رہی ہے ان پہلوؤں میں سے ایک پہلو تفریح کا بھی ہے۔ تفریح کا تصور ہر زمانے اور ہر قوم میں پایا جاتا ہے البتہ ہر قوم اپنے ملک وادوار کے لحاظ سے اس کا اہتمام کرتی رہی ہے۔ اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں کو تفریح کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام میں جس طرح مردوں کو تفریح کی اجازت ہے اسی طرح

* ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی۔ کراچی affan.ahsani@gmail.com

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک اینڈ عربک، گومل یونیورسٹی۔ ڈیرہ اسماعیل خان m.naseer7119@gmail.com

خواتین کو بھی تفریح کی اجازت دی گئی ہے۔اگر ہم عہد نبوی پر نظر دوڑائیں تو صحابیات کی زندگی میں ایسی کئی دلچسپ سرگرمیاں نظر آتی ہیں جو کہ نسوانیت کے منافی نہ تھیں۔ جن میں زیب وزینت، آپس میں ایک دوسرے کو قصے سنانا، اونٹ سواری، یا اپنے محرم کے ساتھ سیر کے لئے جانا، جہادی مشاغل میں شرکت وغیرہ، لیکن ان تمام چیزوں میں وہ اسلام کی حدود سے تجاوز نہ کرتی تھیں۔ پردہ اور آداب کا خیال رکھا جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں آداب کی رعایت کرتے ہوئے، اخلاقی حدود میں رہ کر کھیل کود، زندہ دلی، خوش مزاجی اور تفریح کی نہ صرف یہ کہ اجازت ہے، بلکہ بعض اوقات چند مفید کھیلوں کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی ہے۔

## تفریح کا مفہوم

تفریح فارغ وقت میں دل چسپ سرگرمیاں اختیار کرنے کو کہا جاتا ہے۔ تفریح کا لفظ عربی کی طرح فارسی اردو زبانوں میں یکساں طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس کے لئے درج ذیل الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں: خوش طبعی، چہل، ہوا خوری، سیر، دل بہلانا، تازگی اور طبیعت کی فرحت۔اور تفریحی طبع سے مراد دل لگی، ہنسی، چہل، کھیل، لیا جاتا ہے۔ اور تفریحا کا مطلب ہنسی سے، دل لگی سے بطور خوش مزاجی اور مزاح سے کیا جاتا ہے۔[1]

تفریح کا لفظ اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہے۔اس کا اصل مادہ "ف، ر، ح" ہے۔ فرح کا مطلب "**نقیض الحزن**" یعنی اس کا متضاد غم ہے۔ عربی میں کہتے ہیں:

"**هو ان يجد في قلبه خفة**"[2] اس سے مراد دل کا ہلکا پن ہے۔

اور الفرح کا ایک معنی "البطر" بھی آتا ہے۔ جس کا معنی ہے غرور تکبر، اترانا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"**لا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ**"[3]

اترائیے مت۔ یقیناً اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ابن منظور افریقی خوشی اور تکبر دونوں معنی پر روشنی ڈالتے ہیں کہ:

"**والمعنيان متقاربان لانه اذا سر ربما اسر**"[4]

ظاہری لحاظ سے دونوں معانی قریب قریب ہیں۔ کیونکہ جب انسان کو خوشی کے لمحات میسر ہوتے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ اس میں کبھی غرور بھی آجاتا ہے۔

"**والفرحة ايضا ماتعطيه المفرح لک او تثيبه به مكافاة له**"[5]

اسی طرح "الفرحۃ" سے مراد وہ چیز ہے جس سے خوشی حاصل ہو یا وہ چیز جس کے بدلے میں فرحت ملے۔
فرح کے معنی علامہ قرطبی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

**"الفرح لذة تقع في القلب بإدراك المحبوب"**[6]

ایسی لذت کہ جو دل میں محسوس ہو اپنی محبوب چیز کے حاصل کرنے کے باعث۔
انگریزی زبان میں تفریح کے لئے درج ذیل الفاظ استعمال ہوتے ہیں:

"Exhilarating, rejoicing, gladdening, gratification, diversion, amusement, fun, jest, recreation"[7]

جبکہ تفریحاً کے لئے درج ذیل الفاظ مستعمل ہیں:

"For the sake of amusement, recreation, diversion in fun, in just, by way of joke"[8]

انگریزی لغت کے ماہر Hornby تفریح کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ:

"An activity done for enjoyment when one is not working."[9]

فارغ وقت میں دل چسپی کی حامل سرگرمی اختیار کرنا۔

## تفریح کے اسلامی اصول وضوابط

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ چند امور ایسے ہیں کہ جنہیں ہم تفریح کے شرعی اصول و ضوابط کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے کوئی بھی تفریح اس وقت جائز ہو گی جب تک وہ شریعت کے اصولوں سے نہ ٹکراتی ہو۔ تفریح میں مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھا جانا ضروری ہے۔

### ا۔ بامقصد تفریح

اسلام میں تفریح صرف وقت گزارنے کا نام نہیں ہے بلکہ تفریح ایک دل چسپ، مزے دار بامقصد سرگرمی کا نام ہے۔ تفریح کے مقاصد اور انسان کی عمومی زندگی کے مقاصد کبھی بھی ایک دوسرے سے متضاد نہیں ہوسکتے۔ قرآن وحدیث میں جہاں جہاں تفریحی مشاغل کا ذکر ہے وہاں ساتھ ساتھ ان کے مقاصد کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

**"قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ"**[10]

کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ گنہگاروں کا کیا انجام ہوا ہے۔

درج بالا آیت سے معلوم ہوا کہ سیر وسیاحت کا قرآنی مقصد ایمان میں اضافہ ہے۔ اور عبرت کا حصول ہے جو آدمی ان قوموں کے علاقوں کو دیکھ کر حاصل کرے جن پر اللہ کا عتاب نازل ہوا۔

### ۲۔ حرام امور سے اجتناب

وہ اومر جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے وہ روز اول سے روز آخر تک اٹل ہیں ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی و تغیر اور جائز ہونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ جن امور کو شریعت نے باقاعدہ طور پر ممنوع قرار دیا ہو ان کو کسی بھی طور پر جدید دور میں تفریح کے نام پر جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ"[11]

سو جو چیز تمہیں پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اُس سے) باز رہو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

اس آیت کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ شراب، جوا، زنا، ناچ گانا اور دیگر فحاشی وغیرہ کے امور جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے تو وہ کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہونگے۔

### ۳۔ ترک فرائض کی ادائیگی سے غافل نہ ہونا

تفریحی امور دیگر فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنیں اگر وہ تفریحی امور شریعت کے مقرر کردہ فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ بنیں گے تو وہ تفریحی امور بھی جائز نہ ہونگے۔ مثلاً ان تفریحی امور میں مشغول رہنے سے نماز چھوٹ رہی ہے یا حقوق العباد تلف ہو رہے ہیں تو وہ بھی کسی صورت جائز نہیں ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا"[12]

اور کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے۔ اور جو اپنی خواہشات کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا معاملہ حد سے گزا چکا ہے۔

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ تفریحی مشاغل ایسے ہوں جو حقوق و فرائض سے غافل کرنے والے نہ ہوں۔ وہ تفریحی مشاغل جو فرائض اور حقوق سے بندے کو غافل نہ کریں۔

### ۴۔ مرد وزن کے علیحدہ مجالس کا اہتمام

شریعت میں مرد وزن کے لئے جو تفریحی امور بیان کئے ہیں وہ الگ الگ ہیں۔ بعض تفریحی امور ایسے ہیں جو دونوں

کے لئے جائز ہیں، لیکن اس صورت میں بھی شریعت نے مردوزن کے اختلاط کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ خواتین کی تفریحی سرگرمیاں منعقد کرنے کے لئے الگ مجلس منعقد کرنا ضروری ہو گی۔ وہ امور جن کو شریعت نے صرف خواتین کے ساتھ خاص کیا ہے ان میں مردوں کی مداخلت ،اور جن کو مردوں کے ساتھ خاص کیا ہے ان میں عورتوں کی مداخلت کی اجازت نہیں۔ تفریحی مشاغل ایسے ہوں جو کسی بھی فرد کے لئے باعث ضرر نہ ہوں۔

۵۔ اسراف سے پرہیز

انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں ان نعمتوں میں سے ایک نعمت مال بھی ہے۔ تو اللہ تعالی کی عطاکردہ نعمت کو صحیح مصرف میں فضول خرچی سے بچتے ہوئے خرچ کرنا چاہئے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کو جو فضول اور بے جا مال خرچ کرتے ہیں شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔

"اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ"[13]

فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں۔

تفریحی امور میں مال خرچ کرنے میں تو اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ تفریحی امور میں انسان کی اپنی پوری دل جمعی کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔ اور اسے سکون حاصل ہوتا ہے تو انسان اپنے نفس کے سکون اور راحت کے لئے دل کھول کر خرچ کرتا ہے۔ اس لئے ایسے کاموں میں خرچ کرنے میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

## عہد نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں خواتین کی تفریحی سرگرمیاں

دور نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں میں بہت سی صحابیات ایسی دل چسپ سرگرمیاں اختیار کرتی تھیں جو کہ صنف نسوانیت کے منافی نہیں تھیں۔ یہ سرگرمیاں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ اسلام تفریحی امور کے مخالف نہیں۔ اور مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے فطری تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دلچسپ سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ دور نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں خواتین کی چند تفریحی سرگرمیوں کا جائزہ درج ذیل ہے۔

ا۔ ازدواجی حقوق

خواتین کی تفریحی سرگرمیوں میں سے ایک اپنے خاوند کے ساتھ ازدواجی تعلقات کا استوار کرنا ہے۔ اسلام میں اس جائز تعلق کو "نکاح" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے ازدواجی حقوق پورے کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک سفر سے واپسی پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو گھر جانے کی جلدی تھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دریافت کیا کہ جابر کیا بات ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول میری

نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: بیوہ سے کی ہے یا کنواری سے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیوہ سے کی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"فهلا بكرا تلاعبها وتلاعبک"[14]

کنواری سے کیوں نہیں کی تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے "تلاعب" کا لفظ استعمال کیا۔ جو کہ باب مفاعلہ سے آیا ہے۔ اور اس باب کا ایک خاصہ "مشارکت" ہے۔ گویا کہ میاں بیوی دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے ہیں اور ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ میاں بیوی کا ایک دوسرے کے ساتھ بہترین وقت گزارنا، ایک دوسرے کے مشاغل میں دلچسپی لیناسب سے بہترین تفریحی سرگرمی ہے جسکی شریعت نے حوصلہ افزائی کی ہے۔ اسی طرح مباشرتی عمل میں لذت اور تسکین شرعی طور پر عورت کا حق ہے جو کہ اسے ملنا چاہئے۔ اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کا یہ حق صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتا تو شریعت نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنے خاوند سے خلع لے لے۔

## ۲۔ حصول زیب وزینت کے مشاغل

یوں تو ہر سلیم الفطرت انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اچھا نظر آئے لیکن صنفِ نازک کی تو گویا یہ فطرتِ ثانیہ ہے، اور چوں کہ دینِ اسلام میں فطرت کی مخالفت نہیں بلکہ فطری تقاضوں کو پورا کرنے کے جائز طریقے اور احکامات بتائے گئے ہیں، اسی لیے شریعت مطہرہ نے عورتوں کی فطرت کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کو کئی ایسی چیزوں کی اجازت دی، جنہیں مردوں کے لیے حرام قرار دیا گیا۔ اجازت سے بڑھ کر کئی مواقع پر ایک عورت کے لیے زینت اور حصولِ زینت کے طریقے اختیار کرنا شرعی طور پر مطلوب بھی ہے۔ سجنا سنورنا قرآن کریم میں عورتوں کا وصف بیان کیا گیا ہے:

"أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ"[15]

کیا اور وہ جو زیوروں میں پالی پوسی جاتی ہیں۔

اسلام میں خواتین کو ریشم پہننے کی اجازت بھی دی ہے جبکہ مرد پر ریشم پہننا حرام ہے۔ اس کے علاوہ سونا چاندی کے زیورات کا استعمال بھی جائز ہے۔

زیب وزینت اختیار کرنا عورت کی خصوصیت ہے لیکن یہ زیب وزینت اختیار کرنا شوہر کے لیے ہو تا کہ وہ اسے دیکھ کر خوش ہو اور دونوں کے درمیان محبت پروان چڑھے۔ اور غیر محارم کے سامنے اپنی زیب وزینت کا ظاہر کرنا یا

خوشبو کا استعمال کرنا یہ سب قرآن وحدیث کی رو سے جائز نہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ"[16]

اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر یا ان خدمت گاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے واقف نہیں، اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ عورتوں کی زیب وزینت کے حوالے سے مختلف امور مثلاً مہندی لگانا، میک اپ سیکھنا اور کرنا، ملبوسات کی خرید وفروخت اپنی حدود وقیود کے ساتھ تفریحی سرگرمیوں میں شامل ہیں۔

حضرت ابو بوسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"ایما امرأة استعطرت، فمرت علی قوم لیجدوا من ریحها فهی زانیة"[17]

کہ جو عورت خوشبو لگا کر کسی بھی قوم کے پاس سے گزرے اور وہ خوشبو کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہوں تو وہ زانیہ ہے۔

## ۳۔ باہم قصہ گوئی

عہد رسالت کی تفریحی سرگرمیوں میں سے خواتین کی ایک سرگرمی آپس میں قصہ گوئی بھی تھی۔ کہ خواتین ایک دوسرے کو قصہ سنایا کرتی تھیں۔ صحیح بخاری کی طویل روایت ہے جس میں گیارہ عورتوں کا ذکر ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کا حال ایک دوسرے کو بتا رہی تھیں۔ ان میں سے ایک خاتون کے شوہر کا نام "ابو ذرع" تھا جو کہ ان تمام عورتوں کے خاوندوں سے سب سے بہتر تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس واقعہ کا ذکر ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور فرمایا:

"کنت لک کابی ذرع لام ذرزع"[18]

میں تیرے لئے ایسا خاوند ہوں جیسا کہ ابو ذرع ام ذرع کے لئے تھا۔

اس حدیث میں ابو ذرع کے حوالے سے اچھے خاوند کی خوبی بیان کی گئی ہے۔ وگرنہ ابو ذرع کی کیا آپ ﷺ سے برابری ممکن ہے۔ اس حدیث سے خواتین کا آپس میں بیٹھ کر قصہ گوئی کرنا ثابت ہو رہا ہے۔ بشرطیکہ وہ غیبت، چغلی، ریاونمودونمائش سے پاک ہو۔

۴۔ سیر وسیاحت

عہد رسالت میں بعض صحابیات سیر وسیاحت کے لئے اپنے گھروں سے باہر جایا کرتی تھیں۔ اگر مدینہ کے اندر ہی کہیں سیر کے لئے جانا ہوتا تو سب خواتین صحابیات مل کر چلی جاتی تھیں۔ اور اگر مدینے سے باہر جانا ہوتا تو اپنے محارم کے ساتھ سفر کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"ان النبی ﷺ کان اذا ارادسفرا اقرع بین نسائه"[19]

آپ ﷺ جب کہیں سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ نکالتے تھے۔

۵۔ اونٹ کی سواری

عرب کے عورتوں کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اونٹوں پر سواری کرتی تھیں۔ اور اونٹوں پر سوار ہونا عہد رسالت کی تفریحی سرگرمیوں میں سے ایک تھی۔ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خیر نساء رکبن الابل"[20]

بہترین عورتیں جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں۔

۶۔ شاعری

عہد رسالت وخلفائے راشدین میں خواتین کبھی کبھی آپس میں شعر وشاعری بھی کیا کرتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ وہ اپنے دور خلافت میں راتوں کو مدینہ کی گلیوں میں گشت کیا کرتے تھے۔ ایک رات آپ گشت کر رہے تھے کہ ایک گھر سے آپ نے ایک عورت کو اشعار کہتے ہوئے سنا:

تطاول هذا اللیل تسرا کو اکبه — وارقنی ان لا ضجیع الاعبه
فو الله لولاالله تخشیٰ عو اقبه — لزحزح من هذا السریر جو انبه

یعنی یہ رات لمبی ہو گئی اس کے ستارے چل رہے ہی اور مجھے غمگین کر دیا اس بات نے کہ کوئی ساتھی نہیں کہ جس کے ساتھ میں کھیلوں۔ تو اللہ کی قسم اگر اس کے انجام کا ڈر نہ ہوتا۔ تو اس چارپائی کے کنارے حرکت میں ہوتے۔ اس عورت کے شوہر کافی عرصہ سے جہاد کی مصروفیات میں گھر سے دور تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ

اشعار سنے تو یہ حکم نامہ جاری کیا کہ آئندہ کوئی بھی مجاہد چار ماہ سے زیادہ اپنی بیوی بچوں سے دور نہ رہے۔[21]

۷۔ دوڑ کا مقابلہ

عہد رسالت میں خواتین صرف گھر کی چار دیواری تک ہی محدود نہ تھیں۔ بلکہ تحفظات کے ساتھ ساتھ گھر سے باہر جسمانی سرگرمیاں بھی ضرورت کے وقت انجام دیتی تھیں۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھلے میدان میں دو دفعہ دوڑنے کا مقابلہ کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

**"انها كانت مع النبی ﷺ فی سفرقالت فسابقته،فسبقته علی رجلی،فلما حملت اللحم سابقته فسبقنی، فقال: هذه بتلك السبقة"**[22]

کہ میں ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھی، ہم نے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں آپ ﷺ سے آگے بڑھ گئی۔ پس جب میں تھوڑی بھاری جسم والی ہو گئی تو دوبارہ سفر میں ہم نے دوڑ لگائی تو اس دفعہ آپ ﷺ مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس سبقت کا بدلہ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خواتین عہد رسالت میں اپنے محارم کے ساتھ اس طرح دوڑ کا مقابلہ کیا کرتی تھیں۔

۸۔ جہادی سرگرمیوں میں شرکت

عہد نبوی ﷺ میں بہت سی خواتین صحابیات جہاد میں شریک رہتیں تھیں اور مجاہدین کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ انہیں خواتین صحابیات میں سے ایک نام حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا بھی ہے۔ جو کہ غزوہ احد میں شریک ہوئیں اور حضور ﷺ کے دفاع کے لئے مردوں کے طرح ثابت قدمی، ہمت و جرات اور شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی ان الفاظ میں تعریف فرمائی:

**"وما التفت يمينا ولاشمالاالا و انا اراهاتقاتل دونی"**[23]

کہ اپنے دائیں بائیں جہاں دیکھتا مجھے یہی لڑتے ہوئے نظر آتی تھیں۔

اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہؓ، اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی آتا ہے کہ یہ دونوں بھی جنگ احد میں شریک رہیں تھیں اور پانی پلانے کا کام انجام دیتی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ احد میں لوگ آپ ﷺ سے دور ہو گئے تو میں نے حضرت عائشہؓ بنت ابو بکر اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہما کو دیکھا:

**"و انهما لمشمرتان،اری خدم سوقهما، تنقزان القرب، وقال غيره: تنقلان القرب على متونهما ،ثم تفرغانه في افواه القوم ثم ترجعان فتملانها ثم تجيئان فتفرغانها في افواه القوم"**[24]

دونوں اپنے دامن سمیٹے ہوئے ہیں اور میں ان کے پیروں میں پازیب دیکھ رہا تھا کہ دونوں اپنی پیٹھ پر پانی کے مشکیزے لے کر آتیں اور مسلمانوں کو پانی پلاتی تھیں اور پھر لوٹ جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتیں۔

اسی طرح حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور دیگر انصار کی کچھ خواتین کے بارے میں بھی آتا ہے کہ یہ بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ جہاد میں شریک رہتی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

**"كان رسول الله ﷺ يغزو بام سليم ونسوة معها من الانصار يسقين الماء ويدوين الجرحى "**[25]

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ام سلیم اور انصار کی کچھ خواتین کے ہمراہ جہاد فرماتے تھے یہ خواتین پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ یہ بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ سات غزوات میں شریک ہوئیں۔

**"عن ام عطية قالت: غزوت مع رسول الله ﷺ سبع غزوات اخلفهم في رحالهم فاصنع لهما لطعام وداوي الجرحى و اقوم على المرضى"**[26]

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہی۔اور میں مجاہدین کے خیموں میں ان کے پیچھے رہتی تھی ان کے لئے کھانا پکاتی تھی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی اور بیماروں کا علاج کرتی تھی۔

اسی طرح ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

**"كنا نغزوا مع رسول الله ﷺ نستقى القوم ونخدمهم ونرد القتلى والجرحىٰ الى المدينة"**[27]

کہ ہم نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جہاد پر جایا کرتی تھیں اور ہمارے ذمہ یہ کام ہوتا تھا کہ ہم مجاہدین کو پانی پلائیں اور ان کی خدمت کریں جنگ میں کام آنے والوں اور زخمیوں کو مدینہ واپس لوٹاتی تھیں۔

## ۹۔ کھیل دیکھنا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی کے موقع پر جنگی کھیلوں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔عہد رسالت میں خواتین ان جہادی مشاغل کو دیکھا کرتی تھیں۔جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی آڑ میں کھڑے ہو کر ان کھیلوں کو دیکھا کرتی تھیں۔ جب تک وہ تھک نہ جاتی تو آپ ﷺ ان کے پاس کھڑے رہتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

**"فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن، الحريصة على اللهو"**[28]

اس کم عمر لڑکی کے شوق کا اندازلگاؤ جو کھیل کی شوقین ہے۔

**۱۰۔ جانور پالنا**

عہد رسالت میں بعض صحابیات اپنے گھروں میں شوقیہ پالتو جانور رکھا کرتی تھیں۔ اکثر گھروں میں بکریاں پالی جاتی تھیں جو کہ ضرورت کے وقت کھانے کے کام بھی آتی تھیں۔ بسا اوقات آپ ﷺ کی دعوت کے موقع پر بکری ذبح کی گئی جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر ہے کہ:

**"فاكل لهم، فذبح من الشاة"**[29]

اسی طرح بلی کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

**"انها من الطو افين عليكم او الطو افات"**[30]

بے شک وہ تمہارے اوپر بار بار چکر لگاتی ہے۔

اسی طرح خواتین کو یہ بھی تاکید کی گئی ہے کہ اگر وہ گھر میں کوئی جانور پالیں تو ان کے کھانے پینے کا خیال رکھا کریں۔ اگر وہ اس کے کھانے پینے کا خیال نہیں رکھیں گی تو ان کو عذاب ہو گا۔ آپ ﷺ نے ایک عورت کا تذکرہ فرمایا کہ جس کو صرف اس وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے اس نے بلی کو باندھ کرر کھا اور اسے کھانے پینے کو نہیں دیا وہ بلی بھوک پیاس کی وجہ سے مر گئی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

**"عذبت امرأة فى هرة، سجنتها حتى ماتت، فدخلت فيها النار، لاهى اطعمتها وسقتها، اذ هى حبستها، ولا هى تركتهاتاكل من خشاش الارض"**[31]

اس حدیث سے واضح طور پر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی کسی جانور یا پرندے کو پنجرے میں بند کر کے رکھے تو اس کو چاہئے کہ اس کی تمام ضروریات کا صحیح طور پر خیال رکھے۔ اگر وہ ان کی ضروریات کا صحیح طور پر خیال نہیں رکھ سکتا تو اس کے لئے جانور وغیرہ پالنا درست نہ ہو گا۔

**۱۱۔ کھلونوں سے کھیلنا**

عہد رسالت میں لڑکیاں ان کھلونوں سے کھیلا کرتی تھیں جو بچیوں کے لئے بنائے جاتے تھے۔ عہد رسالت میں اس

کی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب رخصتی کے بعد آپ ﷺ کے گھر تشریف لائیں تو یہ اپنے ساتھ کھلونے بھی لے کر آئی تھیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں آتا ہے کہ:

**"كنت العب بالبنات،فربمادخل على رسول الله ﷺ وعندى الجوارى،فاذا دخل خرجن،واذا خرج دخلن"**[32]

رخصتی کے بعد ان کی سہیلیاں آتیں تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے ساتھ مل کر کھیلتی تھیں، جب آپ ﷺ تشریف لاتے تو سہیلیاں چلی جاتی تھیں اور جب آپ ﷺ نکل جاتے تو وہ سہیلیاں دوبارہ آجاتی تھیں۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ چھوٹی عمر کی بچیوں یا بڑی عمر کی خواتین کا ان تمام کھلونوں سے جو خواتین کے ساتھ خاص ہیں کھیلنا جائز ہے۔ بالغہ خواتین کے لئے بھی کھیلنا ممنوع نہیں ہے۔

اسی طرح خواتین اور بچیوں کا شرم وحیا اور پردے کے ساتھ جھولے وغیرہ جھولنے میں بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ جب آپ کی عمر نو برس کی ہوئی تو ان کی والدہ نے ان کو تیار کر کے رخصت کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس وقت میری رخصتی ہوئی میں اپنی ہم عمر سہیلیوں کے ساتھ جھولے جھول رہی تھی۔

**"وكنت على ارجوحة"**[33] اور میں جھولے پر تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر خواتین شرعی اصولوں کا خیال رکھتے ہوئے جھولا بھی جھولے تو یہ بھی جائز ہے۔

## خلاصہ کلام

خوشگوار زندگی گزارنا سنت رسول ہے۔ شریعت محمدیہ میں زندگی کی دلچسپیوں سے قطع تعلق کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس تمام تفصیلات سے معلوم ہوا کہ اسلام خواتین کے لئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے ہر قسم کی تفریحی سرگرمیاں اختیار کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ بلکہ ساتھ ساتھ اس کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان خاتون کو ان اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تفریحی مشاغل اور سرگرمیاں اختیار کرنا جائز ہوگا۔

## سفارشات

۱۔ تفریحی سرگرمیوں میں شمولیت ہر مسلمان مرد وعورت کا بنیادی حق ہے اس سلسلے میں ہر ایک کو ان کے صنف کے مناسب وسائل مہیا کئے جائیں۔

۲۔ اسلامی تعلیمات اور شریعت کے مقررہ کردہ اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خواتین کے لئے تفریحی سرگرمیوں

کے بارے میں قانون سازی کی جائے۔

۳۔ عہد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تناظر میں خواتین کے لئے حکومتی سطح پر تفریحی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے۔

۴۔ ایسی تفریحی سرگرمیاں جو اسلامی قوانین کے منافی ہیں ان پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

۵۔ تفریحی سرگرمیوں کے انعقاد میں فضول خرچی سے اجتناب کیا جائے۔

۶۔ خواتین کی نیم عریاں، حیا کے منافی تصاویر کی اشاعت کو فی الفور ممنوع قرار دیا جائے۔

۷۔ خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کے انعقاد کے وقت پردہ کا مکمل خیال رکھا جائے۔

## حوالہ جات

[1] ۔ نور الحسن نیر کاکوروی، نور اللغات، (لکھنؤ، انڈیا: حلقہ اشاعت)، ج ۲، ص ۲۰۸۔

[2] ۔ ابن منظور افریقی، لسان العرب، مادہ (ف، ر، ح)، (بیروت: دار صادر)، ج ۲، ص ۵۴۱۔

[3] ۔ القرآن، القصص ۷۶۔

[4] ۔ ابن منظور افریقی، لسان العرب، مادہ (ف، ر، ح)

[5] ۔ ایضاً

[6] ۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، (قاہرہ: دار الکتب المصریۃ، ۱۳۸۴ھ، ۱۹۶۴ء)، ج ۲، ص ۱۳۔

[7] John Shakespeare's Dictionary Urdu English and English Urdu, Lahore: Sang-e-meel publication. p.529

[8] Stringless Persian. English Dictionary, Fifth Impression. London. p.313

[9] Hornby. Oxford Advanced Learners Dictionary. p.976

[10] ۔ القرآن، سورۃ النمل، آیت ۶۹۔

[11] ۔ القرآن، سورۃ الحشر، آیت ۷۔

[12] ۔ القرآن، سورۃ الکھف، آیت ۲۸۔

[13] ۔ القرآن۔ سورۃ السراء۔ آیت ۲۷۔

[14] ۔ محمد بن اسماعیل البخاری۔ الصحیح البخاری، (دمشق بیروت: دار ابن کثیر، ۱۴۲۳، ۲۰۰۲)، ص ۱۲۹۵۔

[15] ۔ القرآن، سورۃ الزخرف، آیت ۱۸۔

[16] القرآن: سورۃ النور، آیت ۳۱۔

[17] ۔ أحمد بن علي، سنن النسائي، (دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، ۱۴۳۶، ۲۰۱۵)، ص ۶۸۷۔

[18]۔ الصحیح البخاری۔ ص ۱۳۲۲۔

[19]۔ ایضا، ص ۱۳۲۸۔

[20]۔ مسلم بن الحجاج، الصحیح المسلم، (دار طیبۃ، ۱۴۲۷، ۲۰۰۶) ص ۱۱۷۵۔

[21]۔ جلال الدین سیوطی، تاریخ الخفاء، (قطر: وزارۃ الاوقاف والشیؤون الاسلامیۃ)، ص ۲۵۱۔ ۲۵۲

[22]۔ ابو داؤد سلیمان ابن اشعث، السنن ابو داؤد، (ریاض: مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، ۱۴۳۱، ۲۰۱۰)، ج ۲، ص ۱۶۸۔

[23]۔ علی بن محمد ابن الاثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، (ریاض: المکتبۃ الاسلامی)، ج ۵، ص ۶۰۵۔

[24]۔ ایضا، ص ۱۱۷۔

[25]۔ محمد بن علی شوکانی۔ نیل الاوطار، (دار ابن جوزی، ۱۴۲۷ھ)، ج ۱۴، ص ۹۳۔

[26]۔ ایضا۔

[27]۔ ایضا۔

[28]۔ الصحیح البخاری، ص ۱۳۳۳۔

[29]۔ الصحیح المسلم، ص ۹۷۸۔

[30]۔ أحمد بن علي، سنن النسائي، كتاب المياه، باب سور الهرة۔

[31]۔ الصحیح المسلم، ص ۱۲۱۳

[32]۔ ابو داؤد سلیمان ابن اشعث، السنن ابو داؤد، (ریاض: دار السلام، ۱۴۲۰ھ، ۱۹۹۹ء) ص ۶۹۵۔

[33]۔ ایضا۔